© rasailojaraid.com

سوال :- میت کو غسل دیتے وقت کس طرح رکھا جائے کیونکہ یہاں ایک فریق کہتا ہے کہ شمال جنوب کو رکھنا چاہیئے جس طرح قبر میں لٹاتے ہیں دوسرا فریق کہتا ہے کہ مشرق مغرب کی طرف رکھا جائے جس طرح بیمار اشارہ سے نماز پڑھتا ہے اول فریق کہتا ہے کہ مشرق مغرب میں رکھنا گناہ ہے کیونکہ جب تھوکنا اور پشت کرنا قبلہ کی طرف منع ہے تو میت کے پاؤں کیوں قبلہ کی طرف کئے جائیں دوسرا فریق کہتا ہے کہ فتاوی عالمگیری میں دونوں طرح جائز لکھا ہے جس طرح آسان ہو کر لیا جاوے اول فریق کہتا ہے کہ فتاوی عالمگیری کی حدیث جو قبلہ کی طرف میت کے پاؤں کرنے کے متعلق لکھا ہے ضعیف ہے کیا واقعی ضعیف ہے؟ اگر میت کو مشرق مغرب میں رکھ کر یعنی قبلہ کی طرف اس کے پاؤں کر کے غسل دیا جاوے تو میت یا میت کے غسل دینے والے گناہ گار ہونگے؟ اس طرف عام طور پر میت کو غسل مشرق و مغرب کر کے دیتے ہیں۔ محمد صدیق عفی عنہ

جواب :- جب میت کو غسل دینے کے واسطے تخت یا چارپائی پر لٹائیں تو کس رخ پر لٹائیں اس بارے میں کوئی حدیث نظر سے نہیں گذری۔ علماء کی رائیں اس بارے میں مختلف ہیں بعض کہتے ہیں جیسے قبر میں لٹایا جاتا ہے اسی طرح غسل دینے کے وقت بھی لٹانا چاہیئے اور بعض کہتے ہیں کہ اس طرح لٹایا جائے کہ پیر قبلہ کی طرف ہوں۔ فقیہ سرخسی حنفی کہتے ہیں کہ اصح یہ ہے کہ جس رخ لٹانے میں آسانی ہو اسی رخ لٹائیں۔ فتاوی عالمگیری ص ۱۳۳ ج ۱ میں ہے وکیفیۃ الوضع عند بعض اصحابنا الوضع طولا کما فی حالۃ المرض اذا اراد الصلوۃ بایماء ومنهم من اختار الوضع کما یوضع فی القبر والاصح انه یوضع کما تیسر کذا فی الظهیریۃ انتهی۔ معلوم ہوا کہ دونوں طرح لٹا کر غسل دینا جائز ہے۔ نہ مشرق مغرب رکھنے میں گناہ ہے نہ شمال جنوب لٹا کر غسل دینے میں کوئی حرج۔ ہاں افضل ہمارے نزدیک یہی دوسری صورت ہے نہ اس وجہ سے کہ قبلہ کی طرف پاؤں یا پشت کرنا منع ہے کیونکہ اس کی ممانعت کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ایسا کرنے میں بیمار اور عاجز کے لیٹ کر نماز پڑھنے کی ہیئت اور قبر میں دفن کی حالت کے تو مشابہت ہو جاتی ہے۔ فتاوی عالمگیری حدیث کی کتاب نہیں ہے حنفی مذہب کی فقہ کی کتاب ہے جس میں حنفی علماء کے فتاوی درج ہیں۔ بیمار آدمی کو جو بیٹھ کر نماز نہ ادا کر سکے حدیث کے مطابق شمال جنوب دائیں پہلو پر لیٹ کر قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ عن عمران بن حصین قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ المریض فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب (ترمذی) قال شیخنا فی شرح الترمذی فی حدیث علی عند الدارقطنی علی جنبه الایمن مستقبل القبلة بوجهه هو حجة الجمهور فی الانتقال من القعود الی الصلوۃ علی الجنب وعن الحنفیۃ وبعض الشافعیۃ یستلقی علی ظهره ویجعل رجلیه الی القبلة ووقع فی حدیث علی ان الاستلقاء یکون عند العجز عن حالۃ الاضطجاع (تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۲۹۳)

© rasailojaraid.com